

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورة المائدة

(۵)

(گزشتہ سے پیوستہ)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ، وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَإِنْ كُنْتُمْ

ایمان والو، (یہی پاکیزگی خدا کے حضور میں آنے کے لیے بھی چاہیے، لہذا) جب نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں بھی دھولو، اور اگر

[۳۲] یہ نماز کے لیے وضو کا طریقہ بتایا ہے کہ پہلے منہ دھویا جائے، پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے جائیں، پھر پورے سر کا مسح کیا جائے اور اس کے بعد پاؤں دھولے جائیں۔ پورے سر کا مسح اس لیے ضروری ہے کہ اس حکم کے لیے آیت میں 'وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ' کے الفاظ آئے ہیں اور عربیت کے اداسناس جانتے ہیں کہ 'ب' اس طرح کے مواقع میں احاطے پر دلیل ہوتی ہے۔ اسی طرح پاؤں کا حکم، اگرچہ بظاہر خیال ہوتا ہے کہ 'وَامْسَحُوا' کے تحت ہے، لیکن 'أَرْجُلَكُمْ' منصوب ہے اور اس کے بعد 'إِلَى الْكَعْبَيْنِ' کے الفاظ ہیں جو پوری قطعیت کے ساتھ فیصلہ کر دیتے ہیں کہ اس کا عطف 'أَيْدِيَكُمْ' پر ہے۔ اس لیے کہ یہ اگر 'رُءُوسِكُمْ' پر ہوتا تو اس کے ساتھ 'إِلَى الْكَعْبَيْنِ' کی قید غیر ضروری تھی۔ تیمم میں دیکھ لیجیے کہ جہاں مسح کا حکم دیا گیا ہے، وہاں 'إِلَى الْمَرَافِقِ' کی قید اسی بنا پر ختم کر دی ہے۔ چنانچہ پاؤں لازماً دھوئے جائیں گے۔ آیت میں 'إِنْ كُنْتُمْ' کا ذکر محض اس وجہ سے موخر کر دیا گیا ہے کہ وضو میں اعضا کی ترتیب سے متعلق

جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا، وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَاءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ اَوْ لِمَسْتُمْ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا، فَاُمْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِنْهُ، مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ، وَلٰكِنْ

جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ۔ اور اگر (کبھی ایسا ہو کہ) تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت کر کے آئے یا عورتوں سے مباشرت کی ہو اور پانی نہ ملے تو کوئی پاک جگہ دیکھو اور اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا، لیکن یہ ضرور چاہتا ہے کہ تمہیں کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو جائے۔

[۳۳] اس سے واضح ہے کہ جنابت کے بعد غسل ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ اس غسل کے لیے یہاں 'فَاطَّهَّرُوْا' اور اس سے پہلے سورہ نساء (۴) کی آیت ۴۳ میں 'تَغْتَسِلُوْا' کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ الفاظ تقاضا کرتے ہیں کہ جنابت کا یہ غسل پورے اہتمام کے ساتھ کیا جائے۔

[۳۴] اصل الفاظ ہیں: 'اَوْ جَاءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ' لفظ 'غَائِط' عربی زبان میں نشیبی زمین کے لیے آتا ہے۔ یہاں یہ رفع حاجت سے کنایہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دیہاتی زندگی میں لوگ اس مقصد کے لیے بالعموم نشیبی زمینوں ہی میں جاتے ہیں۔

[۳۵] سفر، مرض یا پانی کی نایابی کی صورت میں وضو اور غسل، دونوں مشکل ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ آدمی تیمم کر سکتا ہے۔ اس کا طریقہ ان آیتوں میں اور اس سے پہلے سورہ نساء (۴) کی آیت ۴۳ میں یہ بتایا گیا ہے کہ کوئی پاک جگہ دیکھ کر اس سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے صراحت فرمائی ہے کہ تیمم ہر قسم کی نجاست میں کفایت کرتا ہے۔ وضو کے نواقض میں سے کوئی چیز پیش آجائے تو اس کے بعد بھی کیا جاسکتا ہے اور مباشرت کے بعد غسل جنابت کی جگہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح صراحت فرمائی ہے کہ مرض اور سفر کی حالت میں پانی موجود ہوتے ہوئے بھی آدمی تیمم کر سکتا ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

”...مرض میں وضو یا غسل سے ضرر کا اندیشہ ہوتا ہے، اس وجہ سے یہ رعایت ہوئی ہے۔ اسی طرح سفر میں مختلف

حالتیں ایسی پیش آسکتی ہیں کہ آدمی کو تیمم ہی پر قناعت کرنی پڑے۔ مثلاً یہ کہ پانی نایاب تو نہ ہو، لیکن کم یا ب ہو،

يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ، لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

پاکیزہ بنائے (چنانچہ وضو اور غسل کا پابند بناتا ہے) اور (چاہتا ہے کہ) اپنی نعمت تم پر تمام کرے، (اس لیے مجبوری کی حالت میں تیمم کی اجازت دیتا ہے) تاکہ تم اُس کے شکر گزار ہو۔

اندیشہ ہو کہ اگر غسل وغیرہ کے کام میں لایا گیا تو پینے کے لیے پانی تھڑ جائے گا یا یہ ڈر ہو کہ اگر نہانے کے اہتمام میں لگے تو قافلے کے ساتھیوں سے بچھڑ جائیں گے یا ریل اور جہاز کا ایسا سفر ہو کہ غسل کرنا شدید زحمت کا باعث ہو۔“
(تذبرقرآن ۲/۳۰۳)

اس میں شبہ نہیں کہ تیمم سے بظاہر کوئی پاکیزگی تو حاصل نہیں ہوتی، لیکن اصل طریقہ طہارت کی یادداشت ذہن میں قائم رکھنے کے پہلو سے اس کی بڑی اہمیت ہے۔ شریعت میں یہ چیز بالعموم ملحوظ رکھی گئی ہے کہ جب اصلی صورت میں کسی حکم پر عمل کرنا ممکن نہ ہو تو شبہی صورت میں اُس کی یادگار باقی رکھی جائے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ حالات معمول پر آتے ہی طبیعت اصلی صورت کی طرف پلٹنے کے لیے آمادہ ہو جاتی ہے۔

[باقی]